THE ALFAZL QADIAN

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ واللہ واسع علیم

نصرت کے لئے اک سماں پر شور ہے ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا ۔ اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام مسیح موعودؑ)

مضامین بنام ایڈیٹر ۔ کاروباری امور کے متعلق خط وکتابت بنام مینجر ہو

ایڈیٹر: غلام نبی ✣ اسسٹنٹ مہر محمد خان

نمبر ۴۷ | مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۲۱ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

فہرست مض[امین]

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بخیر و عافیت ہیں۔

خاندان مسیح موعود اور خاندان حضرت نواب صاحب بخیریت ہیں

جناب مولوی محمد احسن صاحب اگرچہ کمزور ہیں۔ لیکن ہر طرح آرام و عافیت سے ہیں۔

۱۲ دسمبر بہ تقریب کارونیشن مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول میں تعطیل ہوئی میاں محمد علی صاحب ولد محکم دین صاحب ساکن رام گڑھ کا نکاح مسماۃ عزیزاً بنت سید عبدالرحمٰن صاحب بٹالوی سے دوسو روپیہ مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے پڑھا۔

ضروری اطلاعات

شاعر مطلع رہیں سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ہمارے تمام شاعروں کی ہمیشہ یہی خواہش ہوتی ہے کہ ہر اک کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی موجودگی میں اپنے اشعار کے سنانے کا موقعہ دیا جائے۔ باوجود اس کے کہ حضرت اقدس کی تقریر کا وقت شروع ہوجاتا ہے اور حضور تقریر فرمانے کو تیار ہوتے ہیں۔ مگر اس قسم کی درخواستیں عین وقت پر حضور کی خدمت میں پیش کردی جاتی ہیں جس سے نہ صرف یہ کہ پروگرام ٹوٹ جاتا ہے۔ اور وقت کا حرج ہوتا ہے۔ بلکہ شکایات پیدا ہونے کا بھی احتمال رہتا ہے۔ وقت کی پابندی نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ اس دفعہ تمام لیکچراروں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے مضمون کو وقت مقررہ کے اندر ختم کرنے کی کوشش کریں۔ ورنہ مضمون ختم ہو یا نہ ہو۔ ہرگز مقررہ وقت سے زیادہ مہلت نہ دی جائیگی۔ پریزیڈنٹ صاحبان کو بھی اوقات کی پابندی کے متعلق خاص طور سے توجہ دلائی جائیگی۔ اس لئے تمام شاعروں کی خدمت میں عرض کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے اشعار ۲۲ دسمبر سے پہلے پہلے ہمارے دفتر میں بھیجدیں۔ تاکہ ان کو مناسب اوقات مقرر کرکے اطلاع دی جائے۔ جو وقت مقرر کیا جائیگا۔ اور جن کے لئے کیا جائیگا۔ اس کے مطابق ہر اک صاحب کو موقعہ دیا جائیگا۔ دوست اس امر کو بھی ملحوظ خاطر رکھیں۔ کہ نظم بہت لمبی نہ ہو۔ جہانتک ہوسکے مختصر اور پر معنی و پر لطف ہو۔ اگر ۲۲ دسمبر تک کسی صاحب کی نظم [پہنچی ...]

پاس نہ پہنچی تو ان کو کوئی موقعہ نہیں دیا جاسکیگا حسب ارشاد حضرت اقدس یہ ضروری گذارش عرض خدمت کی گئی ہے اس لئے عین موقعہ پر حضرت اقدس کے حضور کوئی اسی قسم کی درخواست نہ پیش کی جائے - (ناظر تالیف و اشاعت)

جلسہ پر آنے والوں کے لئے ایک اعلان

۱- تمام مہمان اپنے بستر پر چیٹ مع پورے پتہ کے لگا کر لا دیں۔

۲- جب وہ بٹالہ میں گڈے پر رکھنے کے لئے بستر دیں گے تب ان کو ایک رسید دی جاویگی جس کو دکھا کر وہ قادیان میں اپنا بستر لے سکیں گے۔

۳- بہت بہتر ہوگا کہ ہر جماعت اپنی آمد کی گاڑی اور تعداد سے جن کو سواری کی ضرورت ہو اطلاع دے۔

سید میر محمد اسحٰق افسر جلسہ

تقرر امرا

حضرت اقدس نے جماعت احمدیہ بغداد کا امیر صوفی عبدالرحیم صاحب کو مقرر فرمایا ہے - اور جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ کا امیر مولوی سید عبدالواحد صاحب کو مقرر فرمایا ہے۔

ناظر اعلےٰ

اعلان برائے بھرتی انڈین ٹریٹوریل فوج

انڈین ٹریٹوریل فوج میں مثل والنٹیرز کے بھرتی ہونا گورنمنٹ نے منظور فرمایا ہے - چنانچہ فرسٹ ٹریٹوریل ۲/۱۵ پنجاب بیٹیلین جالندھر کھڑی کی گئی ہے - ہمیں بھی امداد کے لئے جناب میجر فینس صاحب بہادر ایڈجوٹنٹ نے چٹھی بھیجی ہے - حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ پسند فرماتے ہیں - کہ ہمارے احباب جو اسمیں شامل ہونا پسند کریں۔ وہ اپنے آپ کو بھرتی میں شامل ہونے کے لئے طیار کر کے ۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۲۱ء کو جلسہ پر قادیان آجاویں - اگر ۲۰۰ جوان ہمارے شامل ہو جاوینگے - تو ہماری کمپنی علیحدہ ہوسکیگی۔ اور افسران بھی ہمارے ہی ہونگے - اور قادیان کا نام بھی شامل ہوسکتا ہے - بھرتی کے شرائط حسب ذیل ہیں۔

۱- بھرتی ہونے والے جوان نے کبھی قید کی سزا نہ پائی ہو۔

۲- وہ کبھی انڈین ٹریٹوریل فوج سے برطرف نہ کیا گیا ہو

۳- اس کا چال چلن اچھا ہو۔

۴- عمر ۱۸ سال سے ۳۱ سال تک ہو - قد ۵ فٹ ۴ انچ چھاتی اوسطاً ۳۳ انچ ہو۔

۵- جن جوانوں نے آگے ملازمت کی ہو - وہ بھی بھرتی کئے جاسکتے ہیں - بشرطیکہ آخری تین سال ملازمت میں ان کا چال چلن اچھا رہا ہو۔

۶- ٹریننگ نئے رنگروٹ کے لئے ۵۶ دن اور پھر آئندہ صرف ۲۸ دن کام ہوا کرے گا - اور پرانے جوان کو صرف ۲۸ یوم ہر سال کے لئے کام کرنا ہوگا۔

۷- نئے جوان کو ۴ سال کے لئے اور پرانے کو ۴ سال کا اقرار نامہ دینا ہوگا۔

۸- تنخواہ و راشن و وردی صرف اتنے وقت کی ملیگی - جب ٹریننگ کے لئے بلائے جائینگے - اور وہ اس رینک کی تنخواہ کے مطابق ہوگی - جو کہ انڈین آرمی کے جوانوں کو ملتی ہے - باقی وقت میں کوئی تنخواہ نہیں ملیگی - اپنے اپنے کاروبار کرتے رہیں گے۔

اور یہ بھی معلوم ہو - کہ اگر کوئی جوان ہتھیار لانا یا رکھنا چاہے گا - تو افسر کمانڈنگ صاحب بہادر کی سفارش پر اجازت مل سکتی ہے۔

اس فوج میں شامل ہونے سے یہ بھی فائدہ ہے اول تو ملک کی سچی خدمت اور حفاظت ہے - دوسرے فوجی تربیت سے انسان باقاعدہ مستعد زندگی بسر کرنے کا عادی ہوکر دنیوی اور دینی کاموں میں باقاعدگی اور ترتیب رکھ سکتا ہے - تیسرے - وہ مردانہ وار زندگی بسر کرنے کا عادی ہوکر خود اپنی زندگی کو مفید اور اپنے بچوں کو دلیر اور مفید بنا سکتا ہے - اگر دین کی خدمت کے لئے اسے پیدل چلنا پڑے - اور فاقہ آئے - تو برداشت کر سکتا ہے - پھر اسکے کام کاج میں کوئی نقصان نہیں ہوگا کیونکہ پہلے سال ۵۶ دن کام سیکھنا ہوگا - لیکن بعد اسکے ہمیشہ ۲۸ دن سالانہ کام ہے۔ وہ بیکاری کے موسم میں - اور فوجی فنون سے واقف ہو جاوینگے - اور حفاظت خود اختیاری کی تعلیم مل جائیگی - گورنمنٹ کی امداد بھی ہوگی - اور ملک کا روپیہ دوسرے کاموں کے لئے بچے گا جس سے ملک کے ہر فرد بشر کو آرام ہوگا۔

تمام سکرٹری صاحبان سے درخواست ہے - کہ وہ بہت جلد توجہ فرما کر ہمکو نام داخل ہونے والوں کے جو ۲۶ دسمبر کو قادیان آکر بھیجے جاوینگے بھیجدیں - اور فہرستیں ان ناموں کی ۱۸ دسمبر سنہ ۱۹۲۱ء تک آجانی چاہیئے۔

ناظر امور عامہ

انگریزی اخبار کے اجرا کی تجویز

اس عنوان سے جو اعلان گذشتہ پرچہ اخبار میں ایک محکمانہ رنگ کی تحریک کے طور پر شائع ہوا ہے - وہ اصل میں مسٹر محمد حسن خان صاحب کی تحریک ہے - جو حال ہی میں افریقہ سے واپس تشریف لائے ہیں - اور انگریزی کی اچھی قابلیت رکھتے ہیں - باجازت و پسندیدگی حضرت خلیفۃ المسیح انہوں نے اس مبارک کام کا تہیہ کیا ہے۔ اس کی ضرورت تو گذشتہ اخبار کے پڑھنے سے ہی احباب کرام کو معلوم ہوگئی ہوگی - دور دراز غیر ممالک کی احمدی جماعتوں کی تربیت اور اس کے استحکام کے لئے اس قسم کے انگریزی اخبار کی اشد ضرورت ہے - موجودہ صورت میں جو جماعتیں کہ ابھی ابھی غیر ممالک میں قائم ہو رہی ہیں - اور ان کا قادیان آنا بہت مشکل بلکہ بعض حالات میں ناممکن نظر آتا ہے - ان کے سلسلہ حقہ کے مرکز کے ساتھ مضبوط تعلقات پیدا کرنے کی اس سے بہتر کوئی صورت نظر نہیں آتی - اخبار ہی ایک ایسا ذریعہ ہے کہ جس سے یہاں کے حالات اور حضرت اقدس کے پاک کلمات سے ان کو آگاہ کیا جاسکتا ہے - جہاں تک ہوسکے احباب کو اس کار ثواب میں ضرور شامل ہونا چاہیئے مسٹر محمد حسن خاں صاحب کی ہمت قابل تعریف ہے - اللہ تعالےٰ انکو اس کام کے نبھانے کی توفیق عطا فرمادے - آمین۔

ہومیوپیتھک ادویات

جن اصحاب کو ہومیوپیتھک ادویات کی ضرورت ہو یا ہومیوپیتھک مشورہ کی - وہ حسب ذیل پتہ پر لکھا کریں - امید ہے - قابل اطمینان طور پر توجہ کی جائیگی - امان اللہ صاحب

منیجر چیف ہومیوپیتھک فارمیسی چیمبرلین روڈ - لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۵ دسمبر ۱۹۲۱ء

مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ضروری اعلان کا کہاں تک پاس کیا

ناظرین کو معلوم ہو گا کہ مولوی محمد علی صاحب نے چند دن ہوئے ایک ضروری اعلان کے نام سے اشتہار شایع کیا تھا۔ جو ۲۲ نومبر کے پیغام میں بطور ضمیمہ شایع ہوا۔ اسمیں مولویصاحب موصوف نے مباحثات و مناظرات کو بکلی بند کرتے ہوئے لکھا۔ "ہاں اپنے عقائد و خیالات کی اشاعت اور تبلیغ یا باہمی تبادلہ خیالات ضروری ہیں۔ اور ہوتے رہنے چاہیں۔ لیکن اسمیں بھی اس امر کو مدنظر رکھا جائے۔ کہ کسی شخص کے متعلق ذاتی حملوں اور دل آزار کلمات سے قطعی اجتناب کیا جائے۔ خواہ دوسرے کی طرف سے ایسے ذاتی حملے ہوں۔ اور خواہ اسکی طرف سے رنجدہ کلمات سننے پڑیں۔" پھر آپ مکرمی مولوی سید محمد احسن صاحب کی طرف ایک خط میں لکھتے ہیں:۔

"آپ کے منشاء کو پورا کرنے کے لئے ہم نے تو بغیر کسی شرط کے بھی اعلان کر دیا ہے کہ مباحثات کا سلسلہ بند کر دیا گیا ہے۔ اور ذاتی حملوں اور دل آزار کلمات سے آیندہ کے لئے قطعاً اجتناب رہیگا۔"

اس تاکیدی اعلان کی ابھی سیاہی بھی خشک ہونے نہ پائی ہوگی کہ مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ۲ دسمبر کے جمعہ کے خطبہ میں اس تمام عہد و پیمان کو جو ۲۲ نومبر کو شایع کیا تھا۔ بالائے طاق رکھ دیا اور اسکی اتنی بھی قدر نہ کی جتنی کسی ردی کاغذ کی کی جاتی ہے۔ مولوی صاحب کا خطبہ کیا ہے۔ ہمارے متعلق خلاف واقعہ بیانات اور طنز و سب و شتم کا مجموعہ ہے۔ بغیر کسی ضرورت کے خواہ نخواہ اختلافی مسائل کو درمیان میں لاکر ہمارے خلاف پہلے طنز اور کنایہ سے کام لیا ہے۔ مگر جب اسپر بھی دل ٹھنڈا نہ ہوا۔ تو صریح حملے شروع کر دیے ہیں۔ اور ایسے دل آزار کلمات استعمال کئے ہیں۔ جو معمولی رنجدہ نہیں۔ بلکہ دلوں کو پارہ پارہ کرنیوالے ہیں

مولوی صاحب موصوف اختلافی مسائل کا ذکر کرتے ہوئے اپنے غصے کی باگ کو تھام نہیں سکے۔ اور آخر اس پانی کی طرح جو کسی بند سے کچھ عرصہ رکا رہے۔ آخر زور میں آکر بند کو توڑ دیتا ہے۔ اور پھر رکنے سے نہیں رک سکتا۔ اسی طرح آپ کا غصہ بھی جو اس اعلان کے بند سے ایک ہفتہ تک رکا رہا۔ جوش میں آکر اس بند کو توڑ دیا۔ اور پھر ایسے زور سے بہا۔ کہ مولویصاحب کسی طرح بھی اسکو روک نہ سکے۔ خدا جانے مولویصاحب موصوف نے ایک ہفتہ تک کس طرح صبر سے کام لیا۔

اختلافی مسائل کا بے محل ذکر

مولوی صاحب نے اول تو اختلافی مسائل کا ذکر ہی خلاف اعلان بے محل کیا ہے۔ اس خطبہ میں ان کے ذکر کا کوئی محل نہیں تھا۔ اور یہ بات صرف میں ہی نہیں کہتا۔ بلکہ جناب مولوی صاحب کو خود اس بات کا احساس ہوا ہے۔ جبھی انہوں نے اس اعتراض سے بچنے کے لئے ایک عذر کیا ہے۔ لیکن کیا وہ عذر قوی عذر ہے۔ نہیں بلکہ وہ عذر "عذر گناہ بدتر از گناہ" کا پورا مصداق ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اب ہم ان باتوں کو (یعنی اختلافی مسائل پر بحث کرنیکو) چھوڑنا چاہتے ہیں۔ اسوقت چونکہ ایک بات پیدا ہو گئی ہے۔ اسلئے مجبوراً مجھے اسپر کچھ کہنا پڑا ہے۔ جہانتک ہو سکے۔ اب ہمیں اس قسم کی بحثوں میں نہیں پڑنا چاہیئے۔"

کوئی مولوی صاحب سے دریافت کرے کہ اس اعلان کے شایع ہونے کے بعد کونسی نئی بات پیدا ہو گئی تھی۔ جو آپ کے لئے باوجود کراہت اور مجتنب رہنے کا عہد کرنے کے ان بحثوں میں پڑنے کی محرک ہو گئی ہے۔ کیا ہماری طرف سے ان دنوں میں ان مسائل پر کوئی ایسا مضمون لکھا گیا ہے۔ جو آپ کے نزدیک آپ کے رفقاء پر اثر ڈالنے والا تھا۔ جس کے دور کرنے کے لئے آپ کو یہ ضرورت پیش آئی۔ کہ آپ ہمارے معتقدات پر حملے شروع کر دیں۔ اور ہماری طرف بعض غلط اور خلاف حقیقت باتیں منسوب کر کے لوگوں کو بھڑکائیں۔ اور مغالطہ میں ڈالیں یا کوئی آجکل ایسا مناظرہ ہوا ہے۔ جس نے آپ کے ساتھیوں کے دلوں کو ہلا دیا تھا کہ آپکو ان کے تھامنے کی ضرورت لاحق ہوئی۔ جہانتک میں سمجھتا ہوں۔ ان میں سے کوئی بات بھی وقوع میں نہیں آئی

پس آپ کس طرح ان بحثوں کے چھیڑنے میں ابتدا کرنے سے معذور سمجھے جا سکتے ہیں۔

ذاتی حملے اور دل آزار کلمات

اگرچہ یہ بھی خلاف اس اعلان اور اس خط کے ہے۔ جو آپ نے مکرمی مولوی سید محمد احسن صاحب کو لکھا ہے۔ مگر پھر بھی اگر آپ اسی پر اکتفا کرتے۔ تو ہم اسے بتاویلات رکیکہ تبادلہ خیالات کی مد میں سمجھ کر آپ کو اپنے اعلان کی خلاف ورزی کرنے کا الزام دینے میں خاموش رہتے۔ مگر افسوس کہ آپ نے اسی پر بس نہیں کی۔ بلکہ کھلم کھلا ذاتی حملوں پر اتر آئے۔ اور اپنے اعلان کو پس پشت ڈالتے ہوئے اور اسکی ذرہ بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے صریح طور پر ہمارے متعلق سخت رنجدہ اور دل آزار کلمات کا استعمال کیا۔ چنانچہ اس کے ثبوت کے لئے میں آپ کی وہ عبارت پیش کرتا ہوں۔ جسمیں آپ نے ہم پر مسلمانوں کو کافر بنانے کا الزام لگاتے ہوئے کہا ہے کہ:۔

"یہ رشتہ اسلام کو برباد کرنیوالے لوگ ہیں کہ جو مسلمانوں کو کافر بناتے پھرتے ہیں۔"

جناب مولوی صاحب! میں آپ ہی کی کانشنس سے اپیل کرتا ہوں۔ اور آپ ہی سے انصافاً پوچھتا ہوں۔ کہ کیا ایک ایسی جماعت میں جو اسلام پر دل و جان سے قربان ہو۔ اور اس کے رشتہ کو جوڑنے اور اسکی حقیقت پر لوگوں کو لانے کی سچی تڑپ اپنے اندر رکھتی ہو۔ اور اپنی جانوں اور مالوں سے اس جہاد میں معروف ہو۔ اس کے حق میں یہ کہدینا کہ وہ رشتہ اسلام کو برباد کرنیوالے ہیں اس کے لئے رنجدہ اور دل آزار نہیں آپ اپنے ان کلمات کو سامنے رکھ کر خود فیصلہ کر لیں کہ آپ نے اپنے ان الفاظ مندرجہ اعلان کہ:۔

"کسی شخص کے متعلق ذاتی حملوں اور دل آزار کلمات سے قطعی اجتناب کیا جائے۔ خواہ دوسرے کی طرف سے ایسے ذاتی حملے ہوں۔ اور خواہ اس کی طرف سے رنجدہ کلمات بھی سننے پڑیں۔"

اور اپنے اس عہد کا جو آپ نے مکرمی مولوی سید محمد احسن صاحب کے خط میں کیا ہے:۔ "ذاتی حملوں اور دل آزار کلمات سے آیندہ کیلئے قطعاً اجتناب رہیگا۔" کہاں تک پاس کیا ہے۔ لفظ قطعی اور قطعاً کو مدنظر رکھیں۔ اور پھر غور فرما دیں۔

میں اپنے قارئین کرام کو اسجگہ اس امر کی طرف توجہ دلائے بغیر

نہیں رہ سکتا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب ہمیشہ ہم پر یہ الزام دیتے رہتے ہیں۔ کہ سب و شتم اور درشت کلامی میں ابتداء ہمیشہ ہماری طرف سے ہوتی رہی ہے۔ اور اس اعلان میں بھی انہوں نے یہی جتانے کی کوشش کی ہے۔ اگرچہ یہ الزام واقعات ثابت شدہ کے خلاف ہے۔ اور بارہا ہم نے اس کا غلط ہونا ثابت کیا ہے مگر جناب مولوی صاحب کے اس خطبہ نے اس الزام کو ہم سے بالکل دھو دیا ہے۔ ہر ایک عقلمند سوچ سکتا ہے کہ جو شخص قطعاً مجتنب رہنے کا سخت عہد کرنے پر بھی حملہ سے رُک نہیں سکا۔ اور اوفوا بالعھود کے صریح حکم کے ہوتے ہوئے اور ان العھد کان عنہ مسئولًا کی وعید کی موجودگی میں ذاتی حملوں سے باز نہیں رہ سکا۔ وہ اسوقت جبکہ کسی عہد کے ایفا کا جوا اس کی گردن پر نہ تھا کس طرح رُک سکتا تھا۔ پس یہ خطبہ گذشتہ جھگڑے کے لئے بھی کہ ابتدا کس کی طرف سے ہوتی رہی ہے فیصلہ کن خطبہ ہے۔ اگر کوئی تعصب سے علیحدہ ہو کر غور کرے ؛

دل آزاری کیا ہوتی ہے

اس خطبہ میں ہمیں پیر پرستی کا طعن دیا گیا ہے ہمیں غور و فکر سے عاری قرار دیا گیا ہے۔ ہمیں محض حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بے جا محبت میں حق کو چھوڑنیوالا قرار دیا گیا ہے اور اپنی غلط شخصیت کے پیچھے چلکر تعلیم حقہ اور عقائد صحیحہ کو قربان کرنیوالا بتایا گیا ہے۔ اور پھر سب سے بڑھ کر ہمارا نام رشتہ اسلام کو برباد کرنیوالے رکھا گیا ہے۔ اگر یہ سب باتیں ذاتی حملے اور دل آزار کلمات نہیں ہیں۔ تو مجھے مولوی صاحب مُعاف رکھیں۔ اگر میں یہ کہوں کہ ان کی مثال بعینہٖ اُس شخص کی طرح ہے۔ جس کا قصہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سُنایا کرتے تھے۔ کہ اس کے متعلق بعض دوستوں نے شکایت کی۔ کہ وہ گالیاں بہت دیتا ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ میں نے اس کو سمجھایا۔ تو وہ ایک سخت گالی دیکر کہنے لگا۔ کون کہتا ہے۔ کہ میں گالیاں دیتا ہوں اسپر حضُور یہ سمجھ کر کہ اس کی عادت ایسی پختہ ہو گئی ہے کہ یہ اب محسوس بھی نہیں کرتا۔ خاموش ہو گئے ؛

مولوی محمد علی صاحب کی خلاف بیانیاں

اس کے بعد میں مولوی صاحب موصوف کی اُن باتوں کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ جو انھوں نے اس خطبہ میں خلاف واقعہ بیان کی ہیں۔ اور میں اُمید کرتا ہوں کہ مولوی صاحب یا تو ان کو ثابت کرینگے یا اپنی غلطی کا اقرار بغیر اگر مگر کے کر لینگے۔ اور وہی نہ کرینگے۔ جو کہ وہ عنہ بعض حوالوں کے متعلق کرتے رہے ہیں

پہلا نمونہ مثلاً جیسا کہ انھوں نے پیشگوئی اسمہٗ احمدؐ کے متعلق یہ ثابت کرنے کے لئے کہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک احمدؐ تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف یہ عبارت منسوب کر دی کہ

"جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شکم آمنہ میں تھے تب فرشتے نے ظاہر ہو کر کہا کہ اے آمنہ تو جنیگی اس کا نام احمدؐ رکھنا۔ میاں صاحب خود کہیئے کس کی بتائی ہوئی بات ہے۔ مسیح موعود کی؟"

حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی کتاب یا کسی اشتہار میں یہ عبارت موجود نہیں۔ اور اب تک باوجود بار بار خدا کا واسطہ دیکر مطالبہ کرنے کے بھی اس حوالہ کے بتلانے کی تکلیف گوارا نہیں کی۔

دوسرا نمونہ پھر آپ نے محض اپنے خیال کو لوگوں کی نظر میں قوی ثابت کرنے کے لئے گذشتہ بزرگوں پر بھی ہاتھ صاف کیا۔ اور اُن کی طرف بھی وہ باتیں منسوب کیں۔ جو اُنھوں نے قطعاً نہیں کیں۔ مثلاً امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق آپ نے یہ لکھا کہ :-

"امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص ایک دفعہ دل سے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہدے تو وہ مُومن ہو جاتا ہے۔ چاہے پھر اس سے شرک کُفر یا ظلم سرزد ہو"

جب اس کے متعلق بھی حوالہ دریافت کیا گیا۔ تو خاموش ہو گئے۔ اور جواب نہ دیا ؛

تیسرا نمونہ پھر آپ نے لوگوں کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر بدظن کرنے کے لئے حضور کے متعلق یہ غلط خبر شایع کی۔ کہ حضور نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی بھتیجی کا جو غیر احمدی تھی۔ جنازہ پڑھا۔ اس کے متعلق جب ثبوت مانگا گیا تو کچھ بول نہ سکے ؛

چوتھا نمونہ پھر آپ نے حضرت مسیح موعود جری اللہ فی حلل الانبیاء کے حوالوں میں کتر بیونت کر کے ادھورے پیش کئے۔ مثلاً کفر و اسلام کے متعلق حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۷۸ کی عبارت کو ناقص طور پر پیش کر کے غلط نتیجہ نکالکر لوگوں کو مغالطہ دیا۔ چنانچہ وہ عبارت یہ ہے :-

"ڈاکٹر عبدالحکیم خان اپنے رسالہ المسیح الدجال وغیرہ میں میرے پر یہ الزام لگاتا ہے۔ کہ گویا میں نے اپنی کتاب میں یہ لکھا ہے۔ کہ جو شخص میرے پر ایمان نہیں لائیگا۔ گو وہ میرے نام سے بھی بے خبر ہو گا۔ اور گو وہ ایسے ملک میں ہو گا۔ جہاں تک میری دعوت نہیں پہنچی۔ تب بھی وہ کافر ہو جائیگا۔ اور دوزخ میں پڑیگا۔ یہ ڈاکٹر مذکور کا سراسر افترا ہے۔ میں نے کسی کتاب یا کسی اشتہار میں ایسا نہیں لکھا"

آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی صرف اتنی ہی عبارت لکھ کر چھوڑ دی ہے۔ حالانکہ اس کے بعد حضرت صاحب نے اس اجمال کو کھولکر بیان کیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ مواخذہ اتمام حجت پر موقوف ہے اور اتمام حجت کا علم سوائے خدا کے اور کسی کو نہیں پھر میں یہ کس طرح کہہ سکتا ہوں کہ وہ لوگ دوزخ میں پڑینگے ہاں شریعت کی بناء چونکہ ظاہر پر ہے۔ اسلئے ہم باتباع شریعت ان کا نام کافر ہی رکھینگے۔ اور ایسا ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منکرین کے متعلق میرا عقیدہ ہے مفصل دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۸ و ۱۷۹ و ۱۸۰

اب ناظرین کرام خود ہی انصاف کریں کہ آیا اس سے وہ نتیجہ نکلتا ہے۔ جو مولوی صاحب موصوف نے لوگوں پر ظاہر کرنے کی کوشش کی۔ کہ جس شخص کو حضرت صاحب کی خبر نہیں ہو گی وہ حضرت مسیح موعود کے نزدیک مُسلمان ہے۔ حضرت صاحب تو صرف اس کے متعلق مواخذہ سے بری ہونے کا احتمال ظاہر کرتے ہیں۔ نہ کُفر سے۔ کُفر کے متعلق تو صریح فرماتے ہیں کہ شریعت کی بناء چونکہ ظاہر پر ہے۔ اسلئے ہم اسے باتباع شریعت کافر ہی کہینگے۔ اور ایسا ہی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے منکروں کے متعلق حضور کا اعتقاد ہے۔

جناب مولوی محمد علی صاحب نے اس عبارت کو ناقص طور پر پیش کر کے صرف اسی پر اکتفا نہیں کی۔ بلکہ لوگوں پر یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا مذہب حضرت صاحب کے مذہب کے صریح خلاف ہے یہ لکھ دیا

کہ میاں صاحب یہ مانتے ہیں کہ جن پر تبلیغ نہیں ہوئی ان کا حساب خدا کے ساتھ ہے چونکہ شریعت کی بنا ظاہر پر ہے ہم ان کو کافر کہینگے۔ دیکھو مرآۃ الحقیقۃ صفحہ ۴۲

گویا وہ بات جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے حضرت مسیح موعود کی کتاب کے حوالے سے لکھی تھی اسکو حضرت صاحب کی کتاب سے کاٹکر اس کے متعلق یہ لکھدیا کہ یہ حضرت میاں صاحب کا اختراع ہے اور یہ وہ مذہب ہے جو میاں صاحب نے حضرت مسیح موعود کے مذہب کے خلاف نکالا ہے۔ حالانکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے وہ بات اس حوالہ سے لی تھی جس کو مولوی صاحب موصوف نے غلط طور پر ادھورا پیش کیا ہے قارئین کرام اس سے خود ہی اندازہ لگالیں۔ کہ کیا مولوی صاحب موصوف کا قدم ان مسائل کی تحقیق میں جادہ صواب پر ہے مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

پانچواں نمونہ اسی طرح نبوۃ کے متعلق آپ نے مواہب الرحمٰن سے مندرجہ ذیل الفاظ پیش کئے۔

"وللہ مکالمات ومخاطبات مع اولیاۂ فی ھذہ الامتہ وانھم یعطون صبغتہ الانبیاء ولیسوا نبیین فی الحقیقۃ۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس امت میں اولیاء کے ساتھ مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے۔ اور ان کو نبیوں کا رنگ دیا جاتا ہے۔ لیکن وہ فی الحقیقۃ نبی نہیں ہوتے۔

اس حوالہ کے پیش کرنے سے آپ کی یہ غرض تھی کہ یہ کتاب ۱۹۰۳ء کی ہے۔ گویا کہ ۱۹۰۱ء کے بعد بھی حضرت صاحب یہی مانتے رہے ہیں۔ کہ اولیاء کو نبوت کا درجہ عطا نہیں ہوتا صرف نبیوں کا رنگ ان کو دیا جاتا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلی سطر میں صاف حضرت صاحب نے اپنے وجود کو الگ کر لیا ہے۔ اور یہ عبارت صرف دیگر اولیاء کے متعلق لکھی ہے۔ چنانچہ وہ عبارت یہ ہے۔

"نؤمن بانہ خاتم الانبیاء لا نبی بعدہ الا الذی ربی من فیضہ واظھرہ وعدہ"

یعنی ہم ایمان لاتے ہیں کہ رسول کریم صلعم خاتم الانبیاء ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ مگر وہی جس نے آپ کے فیض سے پرورش پائی اور جس کو آپ کے وعدہ نے ظاہر کیا۔ اور اسکے بعد لکھتے ہیں کہ اس امت میں اولیاء بھی ہوئے ہیں لیکن ان کو نبیوں کا رنگ دیا گیا ہے۔ وہ فی الحقیقۃ نبی نہیں تھے۔ اور یہی وہ بات ہے جو حضرت صاحب نے حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۹۱ پر لکھی ہے کہ اس امت میں ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں مگر نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔ کیونکہ رسول کریم صلعم کا وعدہ صرف ایک کے متعلق ہی تھا۔ اور اس کی وجہ بھی ساتھ ہی بتادی کہ کثرت امور غیبیہ نبی ہونے کیلئے شرط ہے۔ اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔

پس یہ حوالہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے اثبات کا کھلے طور پر ثبوت دے رہا ہے۔ نہ کہ نفی نبوۃ کا

مولوی محمد علی صاحب کی تازہ غلط بیانیاں

مولوی صاحب کے خلاف واقعہ بیانات کے یہ چند نمونے ذکر کرنے کے بعد میں ان امور کو ذکر کرتا ہوں جن کے متعلق مولوی صاحب موصوف نے اس خطبہ میں غلط بیانی سے کام لیا ہے۔

پہلی غلط بیانی مولوی صاحب اختلاف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں "عقیدہ اور تعلیم کے بالمقابل بعض حضرت صاحب کے پرانے دوستوں کو بھی چھوڑنا پڑا مولانا مولوی محمد احسن صاحب انہیں میں سے ہیں۔ مولوی صاحب شروع میں ادھر ہی تھے ہم نے عقیدہ کے بالمقابل اس وقت ان کی بھی پرواہ نہ کی تو بالآخر ان کو جب قادیان سے اس قسم کی تحریریں پہنچیں۔ کہ آپ کا عقیدہ جو فلاں فلاں کتاب میں موجود ہے۔ وہ ہمارے خلاف ہے اور مولوی محمد علی کے موافق ہے آپ اس عقیدہ اور اپنے خیالات میں تغیر کریں تو ہمارے ساتھ رہ سکتے ہیں۔ تب ان پر یہ بات کھلی کہ یہ لوگ عقائد میں کسقدر دور نکل گئے ہیں" میں نے مکرمی مولوی سید محمد احسن صاحب اور سید محمد یعقوب صاحب دونوں سے دریافت کیا ہے۔ کہ کیا قادیان سے آپ کو کوئی اس قسم کی تحریر پہنچی۔ تو دونوں صاحبوں نے انکار کیا۔ پس یہ مولوی صاحب موصوف کی پہلی غلط بیانی ہے۔ اگر مولوی صاحب اس بیان میں حق پر ہیں تو اسکا ثبوت دیں۔

دوسری غلط بیانی اس کے بعد فرماتے ہیں کہ مولوی سید محمد احسن صاحب کو جب اس قسم کی تحریریں پہنچیں تو آپ نے فوراً اس خطرہ کو محسوس کیا اور مدت تک میاں صاحب کو ان کے غلط عقائد کے بارے میں لکھا۔

کیا مولوی محمد علی صاحب ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ مولوی سید محمد احسن صاحب مدت تک حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو لکھتے رہے ہیں۔ کہ آپ کے عقائد غلط ہیں ان کو درست کریں۔

تیسری غلط بیانی اس کے بعد مولوی صاحب موصوف فرماتے ہیں۔

"کچھ عرصہ کے بعد آج پھر مولانا قادیان میں ہیں۔ ان کے متعلق ایک نوٹ اخبار الفضل میں چھپا ہو البعض لوگوں نے دیکھا ہوگا کہ وہ قادیان میں کچھ تحقیقات کر رہے ہیں" اور اس کے متعلق فرماتے ہیں۔

"کہ اب اس وقت پچاسی برس کی عمر میں عقائد کی تحقیقات کا خیال بھی ان کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا"

جس کے دوسرے لفظوں میں یہ معنے ہوئے۔ کہ الفضل نے جو کچھ لکھا ہے وہ بالکل غلط ہے۔ میں اس کے متعلق کچھ کہنے سے پہلے الفضل کی اصل عبارت ناظرین کی توجہ کے لئے لکھ دیتا ہوں جو یہ ہے۔

"مصافحہ کرتے وقت جناب مولوی محمد احسن صاحب نے ان سے کہا کہ میں اس وقت نہیں جا سکتا میں تحقیقات کر رہا ہوں اور میرا جلسہ تک ٹھہرنا ضروری ہے جلسہ کے بعد دیکھا جائیگا۔"

کیا مولوی محمد علی صاحب اس واقعہ سے انکار کر سکتے ہیں یا کیا وہ کہہ سکتے ہیں کہ مولوی سید محمد احسن صاحب نے انہیں یہ الفاظ نہیں کہے۔ جبکہ الفضل نے وہی بات لکھی ہے جو خود مولوی محمد علی صاحب سے براہ راست انہوں نے کہی تھی۔ تو کیا یہ مقام تعجب نہیں کہ مولوی محمد علی صاحب اس کا انکار کرکے "الفضل" کو غلط بیانی کا مرتکب قرار دیں۔ کیا الفضل نے ان الفاظ میں کوئی کمی بیشی کی تھی۔ جو آپ نے الفضل پر وہ تہمت لگائی جسکے آپ خود مرتکب ہوئے ہیں۔ کیا آپ کو قرآن شریف کی یہ وعید بھی بھول گئی ومن یکسب خطیئۃ او اثما ثم یرم بہ بریا فقد احتمل بھتانا واثما مبینا۔ اور کیا آپ کو اتنا بھی یاد نہیں کہ آپ نے جناب مولوی صاحب کے ان الفاظ کو سنکر غصہ کے لہجہ میں کہا تھا کہ اچھا آپ تحقیقات کریں اور کیا آپ کو یہ بھول گیا کہ آپ کے رفقاء کو اسپر اتنا غصہ آیا کہ انہوں نے جناب مولوی صاحب سے مصافحہ تک نہ کیا۔

چوتھی غلط بیانی چوتھی غلط بیانی مولوی صاحب موصوف نے ہمارے متعلق یہ کی ہے کہ یہ لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہم مرتبہ سمجھتے ہیں۔ اسپر میں سوائے انا للہ وانا الیہ راجعون کے کیا کہوں مولوی صاحب کیا آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کوئی تحریر ایسی پڑھی ہے جس میں حضور نے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر قرار دیا ہو اگر کوئی آپ نے دیکھی ہے تو پیش کریں۔ کیا آپ نے حضور کی تحریروں میں بار بار یہ الفاظ نہیں پڑھے کہ نبی کریم صلعم آقا ہیں۔ اور مسیح موعود غلام۔ نبی کریم صلعم متبوع اور آپ تابع نبی کریم صلعم معلم اور آپ متعلم اور کیا آپ کو حضور کی تحریروں میں یہ نظر نہیں آیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے جو کچھ خوبیاں حاصل کیں وہ سب رسول کریم صلعم کے فیضان سے ہی حاصل کیں۔ اور آپ کا کمال اسی میں ہے۔ کہ آپ نبی کریم صلعم خاتم الانبیاء کے خادم اور آپ کے فیض سے مستفیض ہونیوالے ہیں۔ یقیناً آپ کی نظر سے یہ سب باتیں گذری ہونگی۔ پھر آپ کس طرح اسبات کو ہماری طرف منسوب کرنے کی جرات کرتے ہیں۔ کہ یہ لوگ حضرت مسیح موعودؑ کو نبی کریم صلعم کے ہمرتبہ قرار دیتے ہیں۔ کیا لوگوں کو خلیفۃ المسیح ثانی پر بدظن کرنے کے لئے آپ کی طرف سے ناجائز کوشش نہیں۔ کیا یہ آپ کی شان کے شایاں تھا۔ کہ آپ کرتے۔

پانچویں غلط بیانی پانچویں غلط بیانی بھی اسی رنگ کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"پھر کس قدر باطل عقیدہ ہے کہ تیرہ سو سال میں اب تک اسلام کے اندر کسی شخص میں آنحضرت صلعم کی نبوت کا انعکاس ظاہر نہیں ہوا گویا اب تک کسی ولی کے دل کا شیشہ صاف نہیں ہو سکا کہ جس میں نبوت کا انعکاس پڑتا اور ظلی نبی ہوتا۔"

مولوی صاحب ذرا خوف خدا کو دل میں جگہ دیکر اور خشیۃ اللہ سے کام لیکر بتائیں کہ کہاں یہ لکھا ہوا ہے کہ آج تک کسی ولی کے دل کا شیشہ صاف نہیں ہوا۔ اور کب ہم نے اولیاء کے وجود کا انکار کیا ہے ہم تو بار بار کہتے ہیں کہ اس امت میں اس قدر اولیاء ہوئے ہیں جن کی نظیر کسی نبی کی امت میں نہیں پائی جاتی۔ ہاں ان اولیاء کے علاوہ ایک نے نبوۃ کے درجہ کو بھی پایا اور یہ سب کچھ نبی کریم صلعم کے فیضان بے پایاں کا پرتو ہے۔ اور یہ اسلئے کہ خدا نے شریعت کو مکمل کرکے اور نبی کریم صلعم پر تمام کمالات ختم کرکے روحانی کمالوں کے حاصل کرنیکی سب راہیں بند کر دیں انکا کھلا صرف آپ کی اتباع میں محصور کر دیا پس اب کوئی شخص کسی روحانی درجہ کو بغیر اتباع نبی کریم صلعم اور بغیر قرآن شریف کی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر رکھے حاصل نہیں کر سکتا۔ اگر یہ ہو کہ حضرت صاحب کو ہی نبوۃ کیوں ملی تو کیا اسکا جواب حضرت صاحب کی تعلیم میں موجود نہیں جو بار بار یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے کیا کھول کھول کر بیان نہیں کیا ہے کہ نبوۃ کیلئے کثرت اطلاع بر امور غیبیہ شرط ہے اور مجھ سے پہلے کسی میں یہ شرط پائی نہیں جاتی تھی پس وہ نبی نہ ہوئے مگر مجھ میں یہ شرط پائی گئی اس لئے میں نبی ہو گیا۔ ہاں اگر آپ براہ راست نبی ہوتے تو قرآن شریف کے کامل ہونے کا دعوے باطل ہو جاتا اور نبی کریم صلعم کے خاتم الانبیاء ہونے میں رخنہ پڑ جاتا۔ پس یہ کس قدر ظلم ہے کہ آپ لوگوں کو ہمارے خلاف بدظن کرنے کیلئے ہمیشہ اس ہتھیار سے کام لیتے ہیں۔ کہ ہماری طرف وہ عقائد منسوب کر دیتے ہیں۔ جو ہمارے وہم میں بھی کبھی نہیں گذرے۔ ہماری کتب موجود ہیں اگر آپ کے الزام صداقت پر مبنی ہیں تو ان سے نکالکر دکھائیں۔

مولوی صاحب اب آپ ان تمام واقعات کو جو آپ نے غلط طور پر بیان کئے ہیں۔ سامنے رکھکر بتائیں کہ آپ نے اپنے اعلان کے ان الفاظ کی کہ۔

"ایک دوسرے کے ساتھ اخوت و محبت باہمی بڑھانے کی کوشش کریں اور ان تمام باتوں سے بچیں جو باہم منافرت بڑھانے کی موجب ہو رہی ہیں۔"

کہاں تک پابندی کی ہے کیا یہ الفاظ صرف دوسروں کے عمل کیلئے ہی لکھے گئے تھے۔ کیا اس خطبہ کو پڑھتے وقت آپ کے ذہن سے قرآن شریف کی یہ وعید نکل گئی تھی۔

"اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم"

مولوی صاحب کیا کسی کی طرف غلط باتیں منسوب کرکے لوگوں کو اسپر بدظن کرنیکی کوشش کرنا یہ منافرت بڑھانے کا موجب ہے یا ازدیاد محبت کا آپ خود ہی سوچ لیں کہ آپ کہتے کیا ہیں۔ اور کرتے کیا۔ آپ کے قول اور عمل میں کہاں تک تطابق ہے۔

مزید غلط بیانیاں

اس کے علاوہ دو اور غلط بیانیاں پیغام کے ۳۰ر نومبر کے پرچہ میں شائع ہوئی ہیں۔ جو تحریک مصالحت کے کوائف کے ہیڈنگ کے نیچے صلح کی خط وکتابت نقل کرتے ہوئے ذکر کی گئی ہیں۔ ایک تو بالکل بین ہے اور ایک کو "معلوم ہوتا ہے" کے الفاظ سے بیان کیا گیا ہے۔ تاکہ بوقت ضرورت یہ کہا جا سکے کہ ہم نے تو اپنے قیاس سے یہ بات لکھی تھی۔ یہ غلط بیانیاں اگرچہ براہ راست بظاہر مولوی صاحب کی قلم سے نکلی ہوئیں نہیں مگر چونکہ ان سے ایک سخت غلط فہمی پھیلانی مقصود ہے اس لئے ان کا اسی ضمن میں مختصر ذکر کر دینا ضروری ہے۔ مفصل ان پر اسوقت گفتگو ہوگی جب صلح کے متعلق جو خط وکتابت ہوئی ہے۔ اسپر روشنی ڈالکر اسکی حقیقت کو پبلک میں لایا جائیگا۔ ضمناً ہم اس امر پر تعجب کرنے سے نہیں رک سکتے کہ ایک پرائیویٹ خط وکتابت جبکہ اس خط وکتابت کرنے والے نے روک بھی دیا ہو کیونکر شائع کر دی گئی ہے۔ شاید کسی کے پرائیویٹ خطوں کو پبلک میں شائع کرنا مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک اخلاق اور دیانت میں داخل ہوگا۔ ہم بھی چاہتے تو مولوی صاحب کی وہ گفتگو شائع کر دیتے جو وہ پرائیویٹ طور پر ہم سے کرتے رہتے ہیں۔ مگر ہم اس کو امانت کے خلاف سمجھتے ہیں۔ خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا اصل بات کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ وہ دو غلط بیانیاں یہ ہیں۔

غلط بیانی اول ۳۰ر نومبر کے پیغام صہ میں جناب مولوی سید محمد احسن صاحب کے مولوی محمد علی صاحب کو شرائط صلح کی نقل بھیجنے کو یوں لکھا ہے۔

"معلوم ہوتا ہے جسوقت یہ مذکورہ بالا شرائط کی نقل حضرت امیر کو بھیجی گئی ہے۔ اس وقت مولوی شیر علی صاحب مولوی سید محمد احسن صاحب کو قادیان سے لانے کے لئے صاحبزادہ صاحب کی طرف سے امروہہ پہنچ چکے تھے کیونکہ مولوی صاحب موصوف کی زبانی معلوم ہوا کہ مولوی شیر علی صاحب نو دن امروہہ ٹھیر کر مولوی صاحب موصوف کو ۳۰ر اکتوبر کو ساتھ لائے ہیں۔ اس طرح وہ ۲۱ یا ۲۲ر اکتوبر کو امروہہ پہنچے ہونگے۔ اور حضرت امیر کو ۲۴ر تاریخ کو شرائط صلح کی نقل بھیجی ہے۔"

اس واقعہ کو اس رنگ میں ذکر کرنے سے مقصود یہ ہے کہ لوگوں پر یہ ظاہر کیا جائے کہ وہ شرائط صلح جو مولوی سید محمد احسن صاحب نے مولوی محمد علی صاحب کو بھیجی ہیں۔ وہ باوجود اسکے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے مشورہ سے بنا کر بھیجی گئی تھیں پھر بھی انہوں نے انکے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور ان تاریخوں کو اس طرح مطابقت دیکر پیش کرنے کے کیا معنے ہیں جبکہ اسکے متعلق جناب مولوی سید محمد احسن صاحب سے دریافت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ

میں نے ان شرائط کے بنانے کی کسی کو خبر تک بھی نہیں کی حتیٰ کہ اپنے بیٹے محمد یعقوب کو بھی اطلاع نہیں کی۔ اسلئے پیغام میں جو کچھ لکھا گیا ہے بالکل غلط ہے ÷

غلط بیانی نمبر دوم

پیغام نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ایک خط کو جو حضور نے جناب مولوی محمد احسن صاحب کی طرف لکھا۔ درج کرنے سے پہلے یہ چند الفاظ لکھے ہیں :۔ "مولوی صاحب کو امروہہ سے روانگی سے پہلے صاحبزادہ صاحب کا مفصلہ ذیل خط ملا" حالانکہ یہ بالکل خلاف واقع ہے۔ وہ خط حضرت خلیفۃ المسیح کے دوسرے خط کے بعد قادیان میں مولوی صاحب کو ملا تھا۔ ان دونوں خطوں کی تقدیم و تاخیر میں ان کی ایک خاص غرض ہے۔ جو شرائط پر مفصل گفتگو کے وقت انشاء اللہ ظاہر کی جائیگی اسوقت تو پیغام سے اتنا پوچھنا ہے کہ اگر اس نے ان الفاظ کے لکھتے وقت صداقت سے کام لیا ہے۔ تو بتائے کہ امروہہ سے روانگی سے پہلے اس خط کے پہنچنے کا اس کے پاس کیا ثبوت ہے۔ میں نے اس امر کے متعلق بھی جناب مولوی صاحب سے دریافت کیا ہے۔ کہ کیا جناب نے انکو لکھا ہے۔ تو انھوں نے اس کا بھی انکار کیا۔ بہرحال ایڈیٹر پیغام یا اس مضمون کے لکھنے والے کا فرض ہے کہ وہ بتائے کہ اس نے کیوں اس واقعہ کو اُلٹ پلٹ کرکے بیان کیا ہے ÷

ہمارے عقائد

اسکے بعد چونکہ آپ نے عقائد کے بارے میں بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ اس لئے میں عقائد کے متعلق بھی کچھ مختصر عرض کر دیتا ہوں۔ عقائد کے حق اور باطل ہونے کے متعلق جو اصل آپ نے تجویز کیا ہے۔ مجھے بھی اس سے اتفاق ہے۔ اور اسی سے میں آپ کے عقائد کے غلط ہونے کو آپ پر واضح کرتا ہوں۔ آپ کا تجویز کردہ اصل یہ ہے :۔ "تمہارے سامنے فیصلہ کے لئے آسان راہ ہے، کہ تم یہ دیکھ لو۔ کہ مرزا صاحب کی تعلیم کیا ہے۔ اور کون اسپر قائم ہے۔ اور یہی ایک فیصلہ کن بات ہے۔"

پس اس اصل کے ماتحت میں آپ کی پیش کردہ باتوں کو دیکھتا ہوں۔ آپ نے تین باتوں کا ذکر کیا ہے (۱) نبوت (۲) کفر (۳) جنازہ۔ اب میں نمبروار آپ کو بتاتا ہوں کہ ان تینوں مسائل کے متعلق جو کچھ آپ نے لکھا ہے۔ وہ حضرت صاحب کی تعلیم کے بالکل برخلاف ہے ÷

کیا ظلی نبی ۔ نبی نہیں ہوتا

پہلی بات آپ نے یہ لکھی ہے کہ حضرت صاحب ظلی نبی ہیں، اور جو ظلی نبی ہوتا ہے۔ وہ نبی نہیں ہو سکتا۔ جس طرح کہ ظل اللہ۔ اللہ نہیں ہو سکتا۔ آپ نے اصل تو باندھا تھا کہ حضرت مسیح موعود کی تعلیم سے فیصلہ کیا جائے۔ مگر آپ نے اس قیاس کو پیش کرتے ہوئے اس کی تائید میں حضرت مسیح موعود کی تعلیم کا ایک لفظ بھی پیش نہیں کیا۔ حضرت مسیح موعود کی تعلیم سے صرف لفظ ظل اور ظلی لے لیا ہے۔ اور جو تشریحات حضور نے ان کی فرمائی تھیں ان سب کو پس پشت ڈالتے ہوئے اپنی اٹکل بازیوں کے گھوڑے دوڑانے شروع کر دئیے ہیں۔ اگر لوگوں کو حضرت مسیح موعود کی صحیح تعلیم سے واقف کرنا آپ کے مدنظر تھا۔ تو آپ ان الفاظ کو پیش کرکے ان کی تشریح بھی وہی کرتے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود فرمائی ہے۔ نہ کہ الفاظ تو حضرت مسیح موعود کے لے لیتے۔ اور تشریح ان کی اپنی طرف سے کرتے۔ تصنیف را مصنف نیکو کند بیان کے ماتحت جب حضرت صاحب کی اپنی تشریحیں موجود تھیں۔ تو انکو چھوڑنے کے کیا معنے؟

ظلی نبی کے نبی ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود کے حوالے

اب میں آپ کے اس قیاس کے رد میں کہ نبی کا ظل نبی نہیں ہو سکتا حضرت صاحب کی نص سناتا ہوں۔ اسکو پڑھ کر تعصب سے دل کو خالی کرکے دیکھیں کہ آپ حضرت صاحب کی تعلیم سے کس قدر دور جا پڑے ہیں۔ سنئے اور غور سے سنئے۔ حضرت مسیح موعود لیکچر سیالکوٹ میں فرماتے ہیں :۔ "چونکہ یہ آخری ہزار ہے۔ اسلئے ضرور تھا کہ امام آخر الزمان اس کے سر پر پیدا ہو۔ اور اس کے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح۔ مگر وہ جو اس کے لئے بطور ظل کے ہو۔ کیونکہ اس ہزار میں اب دنیا کی عمر کا خاتمہ ہے" اب کیا اس عبارت کے یہ معنے کرینگے۔ کہ اب جو مجدد بھی صدی کے سر پر آئیگا۔ وہ مجدد نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ اس صدی کے مجدد کا ظل ہوگا۔ اور کوئی مسیح نہیں ہوگا۔ حالانکہ حضرت صاحب خود پیشگوئی فرما چکے ہیں۔ کہ اس اُمت میں اور بھی مسیح آئینگے۔ اب بتلائیے۔ کہ ہم حضرت صاحب کی تشریحات کے پابند ہوں یا آپکے منگھڑت قیاسوں کی پیروی کریں ÷

اس سے بھی بڑھ کر ایک اور حوالہ سنئے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں :۔

"کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے ہیں وہ سب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں ان سے بڑھکر موجود تھے۔ اور اب وہ سارے کمالات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ظلی طور پر ہم کو عطا کئے گئے۔ پہلے تمام انبیاء ظل تھے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خاص خاص صفات میں۔ اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظل ہیں"

(الحکم ۲۴ ۔ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء)

اب مولوی صاحب اپنے ان الفاظ کو سامنے رکھئے۔ کہ ظلی نبی نبی نہیں ہو سکتا اور پھر حضرت صاحب کے ان الفاظ پر غور کیجئے۔ کہ "پہلے تمام انبیاء ظل تھے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خاص خاص صفات میں" اب یا تو پہلے تمام انبیاء کی نبوت سے اسی وجہ سے انکار کر دیں۔ جس وجہ سے آپ حضرت مسیح موعود کی نبوت سے انکار کر رہے ہیں۔ یعنی ظل ہونے کی وجہ سے کیونکہ اسجگہ تو حضرت صاحب نے تمام انبیاء کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسی طرح کا ظل قرار دیا ہے جس طرح اپنے آپ کو۔ بلکہ اپنے آپ کو تمام صفات کا ظل مانا ہے۔ اور دیگر انبیاء کو بعض خاص صفات میں۔ اور یا اپنے قیاس کے غلط ہونے کا اقرار کرکے اس خیال باطل سے توبہ کریں۔ اور یا آئندہ حضرت مسیح موعود کی تعلیم کا نام نہ لیں ÷

مولوی صاحب! یہ آپ کو کس نے بتا دیا کہ جو چیز ظلی طور پر حاصل کی جائے۔ وہ کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ مولوی صاحب ہم تو جو کچھ حاصل کرتے ہیں۔ وہ سب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل کرتے ہیں۔ ہمارا مومن ہونا بھی ظلی ہے ہمارا صدیق ہونا بھی ظلی ہے۔ ہمارا شہید ہونا بھی ظلی ہے غرضکہ روحانیات سے اخلاق سے جو کچھ بھی ہم حاصل کرتے ہیں۔ وہ سب ظلی ہے۔ کیونکہ وہ محض نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے ہمیں حاصل ہوتا ہے۔ اور یہی ظل اور ظلی ہونے کے اسجگہ معنی ہیں۔ پس آپ کے خود تراشیدہ مفہوم کے لحاظ سے اس اُمت میں نہ کوئی محدث ہوا ہے نہ مجدد نہ صدیق نہ شہید۔ نہ صالح اور نہ کوئی ادنیٰ مومن۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مولوی صاحب اتنا تو آپ غور فرمائیں کہ جب خود حضرت مسیح موعود نے اپنے آپ کو ایک دو جگہ نہیں سینکڑوں جگہ نبی کہا ہے اور بڑے زور سے بحکم الٰہی دعوئے نبوت کیا ہے۔ جیسا کہ فرماتے ہیں۔ ہمارا دعوےٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ ہمارے نبی ہونے کے وہی نشانات ہیں جو توراۃ میں مذکور ہیں میں کوئی نیا نبی نہیں ہوں پہلے بھی کئی نبی گذرے ہیں جنہیں تم لوگ سچا مانتے ہو۔ میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور جبکہ آپ اپنے آپ کو صریح طور پر تمام محدثین سے الگ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ انکو نبی اس لئے نہیں کہا گیا کہ ان میں وہ شرط نہیں پائی جاتی تھی جو نبی کہلانے کیلئے ضروری ہے یعنی اظہار علی الغیب لیکن مجھ میں پائی گئی اس لئے صرف مجھے ہی نبی کا خطاب دیا گیا اور جبکہ خدا تعالیٰ بھی بار بار آپکو نبی اور رسول کر کے ہی پکارتا ہے۔ تو پھر ان تمام روشن دلیلوں کے ہوتے ہوئے آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ظلی نبی نبی نہیں ہوتا۔ کیا خدا کو بھی یہ علم تھا کہ نہیں کہ ظلی نبی نبی نہیں ہوتا یا صرف آج آپ پر ہی اسکا انکشاف ہوا ہے اگر تھا تو کیوں اللہ تعالےٰ بار بار نبی کہہ کر پکارتا رہا حالانکہ بقول آپ کے اللہ تعالےٰ جانتا تھا کہ حضرت مسیح موعود نبی نہیں ہیں اور سوائے ایک دفعہ کے کبھی بھی محدث کے لقب سے نہ پکارا حالانکہ اصل عہدہ آپ کے نزدیک مسیح موعود کا یہی تھا۔ کیا نعوذ باللہ خدا کو بھی دھوکہ لگا رہا۔ آپ کچھ تو غور فرماویں کہ یہ کیا آپ نے ہنسی اور کھیل بنا یا ہوا ہے۔ ۲۳ برس سے زیادہ خدا مسیح موعود سے ہمکلام رہا۔ مگر نعوذ باللہ اسکو بھی یہ سمجھ نہ آئی۔ کہ ظلی نبی نبی نہیں ہوتا۔ میں اپنے اس بندہ کو نبی کہہ کے نہ پکاروں۔

ظل اور اصل اس ضمن میں آپ نے ظل کے متعلق یہ لکھا ہے

”کہ کیا ظلی بروزی اور اصل بھی ایک ہو سکتے ہیں کیا آدمی کی تصویر آدمی ہو سکتی ہے کیا شیشہ میں آفتاب کا عکس آفتاب ہو سکتا ہے“

یہ اصل اور یہ مثالیں اس مسئلہ میں چونکہ آپ کی بنیاد ہیں اس لئے اس پر روشنی ڈالنی ضروری سمجھ کر اسکے متعلق بھی کچھ عرض کرتا ہوں۔

ایک ہونے سے آپ کی یہ مراد تو ہو نہیں سکتی کہ جس کو ظل کہا جاتا ہے اسمیں وہ اصل بعینہٖ آجاتا ہے جس کا اسکو ظل کہا گیا ہو۔ کیونکہ یہ تو صریح تناسخ ہے۔ اس سے آپکی یہی مراد ہو سکتی ہے کہ ظلی بروزی درجہ میں کیا اصل کے برابر ہو سکتا ہے۔ سو یاد رہے کہ کبھی ظلی اور بروزی دونوں لفظ ایک ہی مفہوم پر بولے جاتے ہیں یعنی کسی اصل کی اتباع سے کمالات حاصل کرنے والا ظلی اور بروزی کہلاتا ہے اگر آپکی مراد اس سے یہی مفہوم ہے تو یہ درست ہے کہ ظلی اور بروزی اصل کے برابر نہیں ہو سکتا۔ اور ایسا ہی ہم حضرت مسیح موعود کے متعلق عقیدہ رکھتے ہیں جیسا کہ میں پہلے کھولکر بیان کر آیا ہوں اور کبھی یہ لفظ الگ الگ مفہوم پر بولے جاتے ہیں مثلاً بروز کے یہ بھی معنی ہیں کہ ایک شخص کسی دوسرے باکمال کی روحانیت کو لیکر اسی کے رنگ میں ظاہر ہو جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ حضرت عیسیٰؑ کے بروز ہونیکی وجہ سے بروزی مسیح ہیں۔ تو یاد رہے کہ اس مفہوم کے لحاظ سے بروز اپنے اصل سے صرف برابر ہی نہیں بلکہ بعض حالتوں میں بڑھ بھی جاتا ہے۔ جیسا کہ خود حضرت مسیح موعودؑ حضرت عیسیٰؑ سے جنکے آپ بروز تھے افضل تھے اور غالباً اس سے آپ کو بھی انکار نہیں ہوگا۔ ہاں حضرت مسیح موعودؑ مہدی ہونے کے لحاظ سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بھی بروز تھے یعنی نبی کریم صلعم کی روحانیت کو لیکر آئے تھے لیکن اس جگہ آپ افضل چھوڑ برابر بھی نہیں ہو سکتے کیونکہ یہ کمال بھی آپ نے نبی کریم صلعم کی غلامی اور اتباع سے حاصل کیا اس لئے بہرحال آپ تابع رہے اور نبی کریم صلعم متبوع پس آپ کا یہ کہنا کہ بروزی کسی صورت میں بھی اصل کے برابر نہیں ہو سکتا۔ غلط ٹھہرا۔ اسی طرح ظلی کے متعلق اگر وہی مفہوم یعنی کسی کی اتباع سے کمالات حاصل کرنا لیکر کہیں کہ ظلی اصل کے برابر نہیں ہو سکتا تو درست ہے ورنہ نہیں مثلاً اگر آپ یہ مراد لیں کہ جو کمالات کسی نبی کی اتباع سے ظلی طور پر حاصل کئے جائیں۔ وہ ان کمالات کے برابر یا ان سے بڑھکر نہیں ہو سکتے جو براہ راست حاصل کئے جاتے ہیں۔ تو یہ بھی کلیتہً درست نہیں کیونکہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے سورہ فاتحہ میں گذشتہ انبیاء کے تمام کمالات متفرقہ کے طلب کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اور نبی کریم صلعم فبھدٰھم اقتدہ کے ماتحت ان تمام کمالات متفرقہ کے جامع ہیں پس ہمیں وہ تمام کمالات جو متفرق طور پر گذشتہ انبیاء میں پائے جاتے تھے سورہ فاتحہ کی دعا کے ماتحت نبی کریم صلعم کی اتباع سے مل سکتے ہیں یعنی وہ تمام کمالات ظلی ہوں گے۔ پس اس صورت میں اس امتہ کا ایک فرد جس نے یہ کمالات حاصل کئے ہوں اپنے کمالات میں باوجود ان کے ظلی ہونے کے بعض انبیاء سے افضل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ انہیں وہ تمام کمالات نہیں تھے جو اس نے رسول کریم صلعم کی اتباع سے حاصل کر لئے ہیں۔ کمال نبوۃ کو اگر تھوڑی دیر کے لئے چھوڑ بھی دیا جائے۔ تب بھی دیگر کمالات میں حضرت مسیح موعودؑ کو کم از کم حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آپ بھی افضل مانتے ہیں۔* باقی اگر آپ نبوۃ اور کمالات کی بحث سے قطع نظر کر کے عام مفہوم میں ان لفظوں کو لیکر یہ کہیں کہ جس چیز کو کسی چیز کا ظل کہا جائے تو وہ اور ظل کسی صورت میں ایک ہو ہی نہیں سکتے۔ تو یہ بھی کلی طور پر صحیح نہیں کبھی ایک ہوگا۔ اور کبھی نہیں ثبوت کیلئے حضرت صاحب کی سرمہ چشم آریہ کی یہ عبارت ملاحظہ فرماویں۔

”روح کلمۃ اللہ یا ظل کلمۃ اللہ ہے پھر فرماتے ہیں کہ چاہئے اس کو اسطرح سمجھ لو کہ مخلوقات کلمات الٰہی کے اظلال و آثار ہیں یا ایسا سمجھا جاسکتا ہے کہ خود کلمات الٰہی ہی ہیں“ اب دیکھو اس عبارت میں حضرت صاحب نے ظل اور اصل کو ایک ہی مفہوم میں استعمال کیا ہے۔ پس کسی مفہوم کو بھی لے لیں۔ آپ کا مقصود حل نہیں ہوتا بعض مفہوموں کے لحاظ سے ہم ظلی کو برابر اور افضل نہیں مانتے اس لئے ہم پر اعتراض فضول اور بعض کے لحاظ سے آپ کا قاعدہ کلیہ صاف ٹوٹ جاتا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ جب یہ کہا جائے کہ فلاں نے کو ظلی طور پر یہ کمال حاصل ہوا ہے تو اس کا صرف یہ مطلب ہوتا ہے کہ اگر اس کے پاس یہ کمال نہ ہوتا جس سے ظلی طور پر اس نے حاصل کیا ہے۔ تو براہ راست اس کو یہ حاصل نہ کر سکتا نہ یہ کہ وہ کمال کمال ہی نہیں۔ جیسا کہ آدمی کی تصویر آدمی نہیں۔ یا شیشہ میں آفتاب کا عکس آفتاب نہیں۔

مولوی صاحب ان مثالوں میں آپ نے اتنا غور نہیں کیا کہ اس تصویر یا اس عکس میں اصل کی صفات ساتھ نہیں آگئیں صرف ان کی ظاہری شکل آگئی ہے پس ظاہری شکل کے انمیں آنے کی وجہ سے ہم یہی کہینگے کہ یہ آدمی

* حالانکہ حضرت مسیح موعود نے [illegible] بھی [illegible]

اور سورج کی شکل ہے کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ شکلیں آدمی اور آفتاب کی ظاہری شکلیں ہی نہیں کسی اور کی ہیں۔ یا ان کا بالکل وجود ہی نہیں ہے۔ پس اسی طرح اگر آدمی کی تصویر میں آدمی کی صفات پیدا کر دی جائیں۔ تو وہ آدمی بن جائیگا۔ اور آفتاب کے عکس میں آفتاب کی صفات ڈال دی جائیں تو وہ آفتاب ہو جائیگا۔ ان تصویروں یا عکسوں میں چونکہ اصل کی صفات نہیں آتیں اس لئے وہ اصل نہیں بن سکتیں لیکن نبی کے ظل میں اگر وہ ظل کامل ہو۔ نبی کی صفات چونکہ آجاتی ہیں۔ اس لئے ظلی نبی نبی بن جاتا ہے۔

باقی رہا یہ کہ احادیث میں سلطان عادل کو ظل اللہ کہا گیا ہے۔ تو وہ کیوں اللہ نہیں بن جاتا۔ اول تو میں یہ ثابت کر آیا ہوں کہ یہ ضروری نہیں کہ جسکو ظل کہا جاوے وہ وہی اصل ہو خصوصاً جبکہ ایسا ہونا ہی محال ہو جیسا کہ انسان کا خدا بننا۔ لیکن انسان کا نبی ہونا محال نہیں۔ پس ایک غیر محال کو محال پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔

ظل کے کئی مفہوم اصل بات یہ ہے کہ ظل کئی مفہوموں پر بولا جاتا ہے۔ ہر جگہ ایک ہی مفہوم لینا غلطی ہے۔ ان مفہوموں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ یہ لفظ تشبیہ کیلئے بھی آتا ہے اور اسجگہ یہی مراد ہے نہ یہ کہ کامل اتباع سے تمام کمالات کو حاصل کرنے کے معنی میں۔ ان معنوں کے لحاظ سے ہم کامل تابع کے متعلق جسطرح ظلِ نبی کہہ سکتے ہیں۔ اسی طرح ظلی نبی بھی بول سکتے ہیں۔ اور ان معنوں میں ظل اپنے اصل سے الگ نہیں ہوتا۔ یعنی وہ اپنے اصل کی نبوت کو اپنے اندر لے لیتا ہے۔ جیسا کہ حضرت صاحب نے غلطی کے ازالہ میں اسکو لکھ کر بیان فرمایا ہے لیکن تشبیہ والے معنوں میں ہم کسی کو صرف ظل اللہ کہہ سکتے ہیں ظلی اللہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ اسکا اللہ بن جانا لازم آئے کیونکہ تشبیہ میں مشبہ اور مشبہ بہ میں تمام باتوں کی مشابہت نہیں دیکھی جاتی صرف وجہ شبہ یعنی وصف مشترک کو لیا جاتا ہے۔ خالد بن ولید رضؓ کو رسالت مآب صلعم نے سیف اللہ فرمایا۔ تو کیا اسکا یہ مطلب ہوگا کہ حضرت خالدؓ فولاد کی تلوار تھے بلکہ اس کلام کا صرف اتنا ہی مطلب ہے۔ کہ جس طرح تلوار کا کام دشمن کو فنا کرنا ہے۔ اسی طرح دشمنان اسلام کے فنا کرنیکا کام اللہ تعالیٰ خالدؓ سے لیگا۔ پس اس مناسبت یا وصف مشترک کی وجہ سے آنحضرت صلعم نے حضرت خالدؓ کا نام سیف اللہ رکھدیا اسی طرح ظل کا کام چونکہ لوگوں کو گرمی کی تکلیف سے بچانا ہوتا ہے۔ اور عادل بادشاہوں سے بھی اللہ تعالیٰ یہی کام لیتا ہے۔ کہ ان کے ذریعہ مخلوق کو تکالیف سے بچا کر امن کی زندگی بسر کرنیکا انعام انپر کرتا ہے۔ اس لئے نبی کریم صلعم نے اس مناسبت کی وجہ سے سلطان عادل کا نام بھی ظل اللہ رکھدیا اور یہ بعینہٖ خالدؓ کا سیف اللہ نام رکھنے کی طرح ہے چنانچہ لغت کی کتاب لسان العرب میں یہی معنے کئے ہیں۔ لکھا ہے۔ السلطان ظل اللہ فی الارض لانہ یدفع الاذی عن الناس کما یدفع الظل حر الشمس یعنی سلطان زمین میں ظل اللہ ہے کیونکہ وہ لوگوں سے تکلیف کو دور کرتا ہے جس طرح ظل سورج کی گرمی کو دور کرتا ہے۔

پس اس مثال کو ہماری اس بحث سے کیا تعلق اس مثال میں یہ لفظ لغت کی اصطلاح کے لحاظ سے استعمال کیا گیا ہے اور ہمارا کسی کو ظل نبی یا ظلی نبی کہنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی قائم کردہ اصطلاح کے لحاظ سے ہے یعنی نبی کریم صلعم کی اتباع سے مقام نبوت کو حاصل کرنا۔ فتدبر۔

مسئلہ کفر دوسرا مسئلہ آپ نے کفر کا لیا ہے اسکے متعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبارت پہلے نقل کر آیا ہوں جس کو آپ نے حقیقۃ الوحی سے اس حصہ کو کاٹ کر پیش کیا تھا جس میں حضرت صاحب نے ہر ایک شخص کو جس نے حضرت صاحب کو قبول نہیں کیا خواہ اسکو دعوت پہنچی ہو یا نہ اسکو علم ہوا ہو یا نہ یہ فرما کر کہ شریعت کی بناء ظاہر پر ہے کافر قرار دیا ہے۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۹ تا صفحہ ۱۸۰

پس یہ آپ کا ہم پر بیجا الزام ہے کہ ہم نے یہ مذہب خود اپنی طرف سے ایجاد کیا ہے۔

ہاں مولوی صاحب ایک بات تو سمجھا دیں آپ اپنے اس خطبہ میں فرماتے ہیں۔ کہ کسی مسلمان کو کافر مت کہو حتی کہ اگر نبی کریم صلعم نے بھی کسی کو کافر کہدیا ہے تو اس کی بھی تاویل کر لو۔ اور مسلمان کی تعریف آپ یہ کرتے ہیں۔ جو قرآن کو مانتا ہو اور محمد رسول اللہ صلعم کا پیرو کہلاتا ہو تو کیا وہ شخص جو قرآن کا منکر محمد رسول اللہ صلعم کا پیرو کہلا کر حضرت مسیح موعودؑ پر کفر کا فتویٰ دیتا ہے۔ آپکے نزدیک کافر ہے یا نہیں۔ کیا آپ نے اپنے اس فتویٰ کفر کو جو اس سے پہلے آپ ایسے لوگوں پر دیا کرتے تھے واپس لے لیا ہے۔ یا ابھی وہ اسی طرح قائم ہے۔ اگر واپس لے لیا ہے تو بھی تحریر فرمادیں اور اگر نہیں تو پھر بتائیں کہ وہ فتویٰ آپکے اس خطبہ کے مطابق کس طرح درست ہو سکتا ہے۔ امید ہے کہ آپ اسپر ضرور روشنی ڈالینگے۔

غیر احمدی کا جنازہ تیسری بات آپ نے جنازہ کے متعلق لکھی ہے جنازہ کے متعلق آپ نے یہ دلیل دی ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ خود غیر احمدیوں کے جنازے پڑھا کرتے تھے۔ مکرم مولوی صاحب آپ سے پیشتر ازیں بھی کئی دفعہ مطالبہ کیا جا چکا ہے۔ کہ آپ اسکی ایک ہی نظیر پیش کر دیں مگر اس شرط کیساتھ کہ حضرت صاحبؑ کو متوفی کے متعلق یہ کہا گیا ہو۔ کہ یہ غیر احمدی ہے اسکا جنازہ پڑھا دیں اور حضور نے پڑھایا ہو۔ برخلاف اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت صاحب نے اپنے بیٹے کا جنازہ محض اسلئے نہیں پڑھا کہ وہ غیر احمدی تھا پس حضرت صاحب کا عمل تو ہمارے ساتھ ہے نہ آپکے ساتھ سید عابد علی شاہ کی والدہ کا واقعہ آپکو کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ کیونکہ وہاں بھول جانے کا احتمال موجود ہے۔ آپ احتمال سے خالی ہمارے واقعہ کی مانند کوئی بین واقعہ پیش کر دیں۔

مولوی محمد علی صاحب کا قادیان چھوڑنا اب میں صرف اس وجہ پر کچھ روشنی ڈالکر جو آپ نے اپنے قادیان چھوڑنے کے متعلق لکھی ہے۔ اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ قادیان جیسی عزیز چیز کو ہم نے محض اسلئے چھوڑا کہ وہاں رہنے سے دو باطل عقیدے ماننے پڑتے تھے (۱) آنحضرت صلعم کے بعد نبی اور دوسرا تمام دنیا کے مسلمانوں کو کافر بنانا۔

اگر قادیان سے مراد قادیان کی رہائش ہے تو اس کے چھوڑنے کا موجب تو یہ عقائد نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ جس طرح لاہور رہکر آپ ان کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں۔ اسی طرح قادیان میں رہ کر بھی رکھ سکتے تھے۔ اور اگر قادیان چھوڑنے سے مراد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت سے قطع تعلق کرنا ہے۔ کیونکہ وہ ان دونوں عقیدوں کے رکھنے والے تھے۔ تو ان سے بھی قطع تعلق کی یہ وجہ واقعات کے خلاف ہے۔ کیونکہ آپ نے حضرت میاں صاحب کے خلیفہ ہو جانے کے بعد لاہور میں جا کر اپنے دیگر احباب سے ملکر اپنی انجمن میں ریزولیوشن پاس کیا تھا۔ کہ ہم صاحبزادہ صاحب کے انتخاب کو اس حد تک جائز سمجھتے ہیں کہ وہ غیر احمدیوں سے احمد کے ہاتھ پر بیعت لیں یعنی اپنے سلسلہ احمدیہ میں انکو داخل کریں اس حیثیت میں ہم انہیں امیر تسلیم کرنیکو تیار ہیں بشرطیکہ وہ صدر انجمن کے حقوق و اختیارات میں کسی قسم کی دست اندازی نہ کریں۔ پس اگر یہ عقیدے اصل موجب تھے تو ایسے عقیدے رکھنے والے کو آپ امیر تسلیم کرنے پر کسطرح راضی ہو گئے اور کیونکر آپ نے یہ جائز رکھا کہ وہ لوگوں سے سلسلہ احمدیہ میں داخل کرنے کیلئے بیعت لے حدیث لایؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ کے ماتحت آپ نے وہ بات دوسروں کیلئے کیوں پسند کی جو آپ اپنے لئے پسند نہیں کر سکتے تھے یعنی بقول آپ کے ان دو باطل عقیدوں کے رکھنے والے کی بیعت کرنا پس آپکا یہ کہنا کہ قادیان ہم نے اس لئے چھوڑا کہ وہاں یہ دو عقیدے مانے جاتے تھے۔ واقعات کے خلاف ہونے کی وجہ سے اسکو بھی غلط بیانی کا

اشتہارات - ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہوتا ہے
الفضل ایڈیٹر

اکسیر جنین خزینہ فضل

کیا آپ پیارے بچے چاہتے ہیں ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے سچی ہمدردی اور فائدہ خلق اللہ کے لئے اس نہایت عاقل اور بیدار مغز اور خیر خواہ ہر انسان حکیم الامت مولانا مولوی نور الدین صاحب شاہی حکیم کا وہ مجرب المجرب نسخہ پورے طور پر طیار کیا ہے جس سے کئی گھر اللہ تعالےٰ کے فضل سے بھرے ہوئے ہیں۔ جو پیارے بچوں سے خالی تھے یہ وہ گھر ہیں۔ جو اسقاط حمل کی وجہ سے یعنی اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بن چکے تھے یا جن کی اولاد پیدا ہوتے ہی داغ مفارقت دے کر راہ عالم بقا لے لیتے تھے یا جن کے حمل قبل از وقت ضائع ہو جایا کرتے تھے یا مُردہ پیدا ہوتے تھے اور والدین کے کلیجے چھدے ہوتے ہوتے مایوس اور ناامید ہو چکے تھے۔ محض خدا تعالےٰ کے فضل سے ان تریاقی گولیوں کے استعمال سے کئی گھر آباد ہو گئے اور ہو رہے ہیں۔ آپ بھی خدا پر بھروسہ رکھیں اور ان گولیوں کا استعمال کرائیں اور پیارے بچوں کی میٹھی میٹھی باتیں سُنکر خدا کا شکر کریں۔ ان کے فوائد کے لحاظ سے قیمت بہت کم ہے تاکہ ہر ایک فائدہ اٹھائے۔ قیمت فی تولہ (عہ)

چند سارٹیفکیٹ بھی ہدیہ ناظرین ہیں ✻

مکرم محمد اسفندیار خانصاحب منٹگمری سے تحریر فرماتے ہیں:- جناب من السلام علیکم۔ آپ سے ایک شیشی اکسیر جنین خزینہ فضل منگوائی تھی از حد فائدہ ہوا ایک شیشی اور مرحمت فرما دیں عین نوازش ہوگی ✢

جناب غلام فرید خانصاحب ٹھیکیدار ضلع گورداسپور سے تحریر فرماتے ہیں:- کہ میں نے آپ سے مرض اٹھرا کی گولیاں لی تھیں چونکہ میرے گھر میں وہ بہت مفید ثابت ہوئی ہیں اس لئے مشکور ہوں کہ فی الحال اسی قدر گولیاں بذریعہ وی پی ارسال فرما دیں۔ پھر خود کسی وقت حاضر خدمت ہو کر کثیر مقدار میں آپ سے لے آؤنگا۔

مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر جرم قادیان یہ گولیاں اکسیر جنین ایسی مجرب ہیں کہ میں اپنے گھر میں ہمیشہ استعمال کراتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت میرے لڑکے موجود ہیں یہ گولیاں اٹھرا کی بیماری کیلئے خدا کے فضل سے مفید و با برکت ہیں۔ میں نے اور کئی لوگوں پر استعمال کیں جو کہ اٹھرا کی بیماری میں مبتلا تھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے انکو بھی ... میرے خیال میں یہ گولیاں ہر طرح سے بے مثل ہیں انکی ثانی کوئی دوائی نہیں اللہ تعالیٰ ان گولیوں میں برکت دے اور اپنی مخلوق کیلئے بابرکت کرے آمین

مکرم معظم حکیم مولوی غلام محمد صاحب امرتسری شاگرد حضرت ممدوح تحریر فرماتے ہیں:- حب اکسیر جنین بفضلہ تعالےٰ بہت ہی نفع مند و مفید ہے حضرت استاذی المکرم خلیفہ اول نور الدین رضی کی معمول و مجربات میں سے بیشک النفع دوائی ہے حضرت مرحوم سے خاکسار نے اس حب اکسیر جنین کے متعلق جو سنا ہے خاکسار کے تجربہ میں آنکھوں دیکھا ہے۔ وہ شہادت بالا سطور میں تحریر کر دی ہے خدا تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے اسکے حاجتمندوں کو مستفیض فرمائے ✢

جناب مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری تحریر فرماتے ہیں:- میں نے بہت سے مریضوں کو حب اکسیر جنین منگوا کر استعمال کرائی ہیں جو کہ مرض اٹھرا کے لئے بفضلہ تعالےٰ بہت ہی مفید و مؤثر ثابت ہوئی ہیں۔ لہذا میں اس تجربہ کی بنا پر شہادت دیتا ہوں کہ اس مرض کیلئے جو استعمال کریگا۔ انشاء اللہ فائدہ اٹھائیگا۔

مکرم معظم قاضی اکمل صاحب گولیکے ضلع گجرات کی شہادت:- یہ گولیاں (حب اکسیر جنین) میں نے اپنے ایک عزیز کو بھجوائی تھیں جس کے گھر میں اسقاط کی بیماری تھی۔ الحمد للہ یہ شکایت رفع ہو گئی۔ یوں بھی مجربات حضرت حکیم الامت کسی قسم کی سند تصدیق کے مستغنی ہیں ✢
اکمل عفا اللہ عنہ

جناب کرم فرما حکیم مفتی فضل الرحمٰن صاحب تحریر فرماتے ہیں:- حب اکسیر جنین بے شک اٹھرا کی مرض میں اکسیر ہے بشرطیکہ صحیح اجزا سے مکمل ہو۔ صرف میں نے ہی اسکو اکسیر نہیں پایا۔ بلکہ حضرت قبلہ نور الدین اعظم رض بھی اسکو اکسیر ہی کے نام سے یاد فرماتے تھے۔ الٰہی لوگوں کو اس سے نفع پہنچے ✢

حضرت مولوی حکیم قطب الدین صاحب کی شہادت حب اکسیر جنین میں نے بھی علاج مولوی نور الدین صاحب مرحوم دخود بعد ان کے تجربہ کیا۔ بہت مفید ہے

الناصر جان عبدالرحمٰن کاغانی منیجر کارخانہ ہمدرد بیماران۔ قادیان ضلع گورداسپور ملک پنجاب

نقشہ نو ایجاد مشین سیویاں ... ہینڈل کو دائیں طرف ... چلائیں۔

مشین کو نابالغ بچہ چلا سکتا ہے
۱۲-۱۳ منٹ میں ایک سیر پختہ سیویاں
تیار ہو سکتی ہے
... مختصر ...
وزن صرف ڈیڑھ سیر ہمراہ
مشین دو عدد چھلنیاں

اس چابی کو پھرا کر مشین کو میز، سٹول وغیرہ پر چسپاں کرلیں

بچوں کے لئے

اعراب کا اپنے اپنے حرف کیساتھ ہونا نہایت ضرور ہے۔ پہلا پارہ قاعدہ یسّرنا القرآن کی لکھائی کی طرز پر چھپ کر آگیا ہے۔ عام ہدیہ کاغذ اعلیٰ ۲؍ تاجرانہ ۱؍
عام ہدیہ کاغذ اوسط ۱؍ تاجرانہ ۸؍

منیجر دفتر قاعدہ یسّرنا القرآن۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور سے طلب کیجئے۔

الخطبہ

جماعت احمدیہ شاہدرہ میں ایک صاحب ہیں۔ خیاط دیندار۔ احمدی عمر ۲۷ سال۔ وجیہہ نوجوان۔ پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ ایک لڑکا پنج سالہ ہے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت

حکیم احمد الدین انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور

تلاش روزگار

بندہ محکمہ نہر پر مدت سے کام ٹھیکیداری کا کرتا ہے چنانچہ آجکل ضلع شیخوپورہ میں کام ہے۔ مگر کام قلیل ہونے کی وجہ سے التجا ہے۔ اگر کسی احمدی بھائی انجنیر سب ڈویژنل آفیسر کے پاس پکا کام ہو۔ تو بندہ کو یاد فرمائیگے۔ کام دیانت اور محنت سے حسب فرمائش کرونگا۔

مستری چراغ الدین احمدی موضع کوٹلی ترکھانان ڈاکخانہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ

کشمیری مال منگوانیکا سہل طریق

میں اپنے احمدی بھائیوں اور دیگر خواہشمند تاجروں کو مطلع کرتا ہوں کہ اسوقت سردی کا موسم آرہا ہے۔ لوئیاں رتّو۔ دھسے نمدہ یارقندی۔ چھڑے ہر قسم کا گرم مال۔ چادریں زنانہ کستوری فی تولہ ۵؍ زعفران فی تولہ ۱۲؍۔ مومیائی سب سلاجیت اصلی فی تولہ ۲؍ فی سیر ۸؍ ہلیلے ۸؍ فی سیر ابیجی فی تولہ ۲؍ علاوہ محصول ڈاک کچھ پیشگی آنی ضروری ہے۔ محمد اسمٰعیل احمدی احمدیہ سپلائنگ ایجنسی زینہ کدل سرینگر

گھڑیاں خریدنیکا مفید موقع

اگر آپ جلسہ سالانہ سے پہلے گھڑیکا آرڈر مع کچھ پیشگی بھیجدیں تو نہایت اطمینانی گھڑی (وی پارسل کے تمام اندیشوں سے مبرا) آپ کے ہاتھ میں پہنچ سکتی ہے۔ حاجتمند وقت پر بھی خرید سکینگے۔ انشاءاللہ نیز جلسہ پر گھڑی گھڑیاں دکھلانا بھی احباب کیلئے فائدہ مند ہوگا۔

گھڑیوں کی فہرست وغیرہ پتہ ذیل سے طلب فرمائیں

ایچ سجاد و لطفی احمدی واچ میکر صدر بازار شاہجہانپور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اعلان

یکم جنوری ۱۹۲۲ء سے اول و درمیانہ درجوں کے مسافروں سے نارتھ ویسٹرن ریلوے پر مندرجہ ذیل شرح کے حساب سے کرایہ لیا جایا کریگا۔

درجہ	فاصلہ	کرایہ
درجہ اول	پہلے ۳۰۰ میل کے واسطے	۲۴ پائی فی میل کے حساب سے
درجہ اول	ہر زاید فاصلے کے واسطے	۱۸ پائی فی میل کے حساب سے
درجہ دویم	پہلے ۳۰۰ میل کے واسطے	۱۲ پائی فی میل کے حساب سے
درجہ دویم	ہر زاید فاصلے کے واسطے	۹ پائی فی میل کے حساب سے

(ڈاک گاڑیوں میں لاہور اور دہلی کے مابین)

درجہ	فاصلہ	کرایہ
درمیانہ درجہ	پہلے ۳۰۰ میل کے واسطے	۶ پائی فی میل کے حساب سے
درمیانہ درجہ	ہر زائد فاصلے کے واسطے	۴½ پائی فی میل کے حساب سے

باقی تمام دوسری پسنجر گاڑیوں میں (جیسا کہ آجکل کرایہ) لیا جاتا ہے۔

دفتر ٹریفک منیجر
لاہور
مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۲۱ء

حسب الحکم
دی سی ایچ بولتھ صاحب بہادر
ٹریفک منیجر

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس نمبر ۱۰۳۵/۱۹۱۵ الف

اناج دالوں اور آٹا کا نرخ!

اناج۔ دالوں اور آٹے کا نرخ جو مندرجہ بالا اعلان کے مطابق زیر شرائط متذکرہ براستہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کراچی کی طرف جانے والے مال پر عاید ہوتی ہیں۔ ۳۱ مارچ ۱۹۲۲ء تک براستہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کراچی سے آنے والے مال پر عاید ہونگی۔

دفتر ٹریفک منیجر
لاہور
۲ دسمبر ۱۹۲۱ء

حسب الحکم
اے ڈی سینٹوئل صاحب بہادر
ٹریفک منیجر

سکنی زمین

کچھ عرصہ ہوا بتقدیر الٰہی میرا بہت سا نقصان ہوگیا ہے۔ اس نقصان کو پورا کرنے کے لئے میں زمین کے چند قطعات جو میرے پاس ہیں۔ فروخت کرنا چاہتا ہوں ان میں سے ایک جناب مفتی محمد صادق صاحب کے مکان کے ملحقہ جنوب کی طرف قریباً ۲۰ مرلے اور دوسرا اسی کے قریب ۹ مرلے ہے۔ جو صاحب خریدنا چاہیں سالانہ جلسہ پر موقع اور محل دیکھ کر خرید لیں۔

قرض حسنہ

اگر کوئی بھائی قرض حسنہ کے طور پر کچھ رقم قابل اطمینان ضمانت لیکر مرحمت فرمائیں۔ تو عین وعدہ پر انشاء اللہ تعالیٰ شکریہ کیساتھ ادا کردی جائیگی۔ نقصان ہونے کی وجہ سے یہ درخواست کی گئی ہے۔ ایسے ہمدرد اصحاب کو حضرت مسیح موعودؑ کے خاص تبرکات سے برکت حاصل کرنے کا موقع دیا جائیگا۔

زیورات

عمدہ اور اعلیٰ درجہ کے زیورات اگر احباب جلسہ سالانہ تک بنوانا چاہیں۔ تو آرڈر معہ روپیہ یا سونا ارسال کردیں انشاء اللہ حسب منشاء تیار کردیا جائیگا۔ بند یا کڑے کی قسم کے موٹے زیور جلسہ کے ایام پر ادھر بھی تیار کئے جا سکتے ہیں۔

احمد دین زرگر قادیان

حلوا مقوی اعضاء رئیسہ

ہم نے ایک نہایت ہی مجرب اور بارہا آزمودہ حلوا نہایت قیمتی اجزاء سے تیار کیا ہے۔ جو موسم سرما میں دماغی محنت کرنیوالوں اور بوڑھوں کمزوروں اور بچوں کیلئے یکساں مفید ہے۔ چونکہ بہت ہی کم مقدار میں ہے اس لئے سب سے پہلی دس درخواستوں کی تعمیل ہو سکیگی۔ جو صاحب منگوانا چاہیں جلد آرڈر بھیجدیں۔ ایک حاذق طبیب نے فرمایا کہ ۱۲ آنے تولہ اگر دیا جائے تو مفت ہے۔ مگر میں ۱۰ آنے تولہ کے حساب سے دیدوں گا۔ ۵ تولہ سے کم روانہ نہیں ہوگا۔

فضل الرحمٰن مجاہد دار الفضل قادیان ضلع گورداسپور

ہندوستان کی خبریں

لالہ لاجپت رائے و پنڈت رام بھجدت کی خانہ تلاشی ۱۰ دسمبر کو لالہ لاجپت رائے اور پنڈت رام بھجدت کی کوٹھیوں کی تلاشی ہوئی۔

سکھ لیڈروں کو اپنے کپڑے پہننے کی اجازت سکھ لیڈران سردار مہتاب سنگھ وغیرہ نے ڈیرہ غازیخان جیل میں جیل کے کپڑے پہننے سے انکار کردیا اس لئے ان کو اپنے کپڑے پہننے کی اجازت ہونے کے لئے بذریعہ تار حکام جیل کو ہدایت کی گئی۔

شہزادہ ویلز لکھنؤ میں لکھنؤ۔ ۹ دسمبر۔ آج شہزادہ ویلز ۱۱ بجے لکھنؤ سٹیشن پہنچے۔ گورنر صوبجات متحدہ جنرل آفیسر وغیرہ نے استقبال کیا۔ اراکین میونسپل بورڈ نے سپاسنامہ پیش کیا۔ شہزادہ ویلز پولو کھیل میں شریک ہوئے۔ اور تماشائیوں کی تعداد دس پندرہ ہزار کے درمیان تھی جس طرف شاہزادہ ویلز شریک تھے وہ طرف جیت گئی۔ اور راجہ جہانگیر آباد نے چار کپ پیش کئے۔

پنڈت موتی لال نہرو وغیرہ کے مقدمہ کا فیصلہ الٰہ آباد [illegible] دسمبر۔ عدالت نے کل دس بجے رات فیصلہ سنایا۔ پنڈت موتی لال نہرو کو چھ ماہ قید محض اور پانچسو روپیہ جرمانہ بابو پرشوتم داس ٹنڈن کو ۱۸ ماہ قید سخت اور ڈھائی سو روپے جرمانہ۔ مسٹر کمال الدین جعفری اور بابو بندر ناتھ باسو کو چھ چھ ماہ قید محض اور ایک ایک ہزار روپے جرمانہ کی سزائیں دی گئیں۔ دیگر ملزمان کے خلاف مقدمے ملتوی کردیئے گئے۔

حکم سنانے کے بعد ہی سزا یافتہ اصحاب کو الگ موٹروں میں مختلف جیلوں میں بھیجدیا گیا۔

سکھ لیڈروں سے بدسلوکی کرنیوالے افسران پولیس کی علیحدگی حکومت پنجاب کا سرکاری اعلان مجریہ ۸ دسمبر مظہر ہے۔ کہ ان ملازمین پولیس کے رویہ کے متعلق شکایات موصول ہوئی ہیں۔ جو بعض سکھ قیدیوں کے ہمراہ گئے تحقیق و تفتیش ہو رہی ہے۔ اور ہیڈ کانسٹبل سے اوپر کے افسران پولیس کو ملازمت سے علیحدہ کردیا گیا ہے۔

غیر ممالک کی خبریں

جرمن اسلحہ کی تباہی برلن۔ ۸ دسمبر۔ بقول ایک نیم سرکاری بیان کے اتحادی مطالبہ کے مطابق جرمنی کے اب تک ۶۰ لاکھ بندوقیں۔ ایک لاکھ کلدار توپیں۔ تیرہ ہزار سے زائد ہوائی جہاز اور ۲۴ ہزار انجن تباہ کئے گئے ہیں۔

عدلی پاشا کا استعفیٰ قاہرہ۔ ۷ دسمبر۔ عدلی پاشا اور ان کے رفقاء لندن سے واپس آگئے ہیں۔ اسٹیشن پر ایک عظیم قائم مقام ہجوم نے ان کا استقبال کیا۔ سوار پولیس کے جلو میں عدلی پاشا سلطان سے ملاقات کرنے کے لئے محل کو گئے۔ اور خبر ہے۔ کہ اس نے واقعی وہاں استعفیٰ پیش کردیا ہے۔

ٹرکی کے سابق وزیر کا قتل روما۔ ۶ دسمبر۔ شہزادہ سعید علی پاشا سابق وزیر اعظم ٹرکی آج سیر کے لئے باہر نکلے۔ کسی نامعلوم شخص نے ریوالور سے فائر کیا شہزادہ صاحب کو فوراً ہسپتال پہنچایا گیا۔ مگر وہاں پہنچکر دیکھا کہ پاشا موصوف مرچکے ہیں۔

ڈائنامیٹ سے ایک سو جرمنوں کی ہلاکت برلن۔ ۶ دسمبر۔ بمقام [illegible] کے کارخانہ ڈائنامیٹ میں دھما کا ہونے کی وجہ سے ایک سو آدمی مرگئے ہیں۔

آئرلینڈ کے پولیٹیکل نظربندوں کی آزادی لنڈن۔ ۸ دسمبر۔ سرکاری طور پر بیان ہوا کہ برطانیہ و آئرلینڈ کے درمیان تصفیہ ہوجانے کی وجہ سے شہنشاہ معظم نے آئرلینڈ کے تمام پولیٹیکل قیدیوں کا رہا کیا جانا منظور کرلیا ہے۔

کلکتہ میں اہم گرفتاریاں کلکتہ۔ ۱۱ دسمبر۔ آج ایک سو سے زیادہ گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ جن میں سے زیادہ اہم یہ ہیں۔ مسٹر سی۔ آر داس احمد آباد کانگریس کے منتخب شدہ پریزیڈنٹ۔ مولوی ابوالکلام آزاد۔ مولوی اکرم خان ایڈیٹر زمانہ۔ مسٹر بپن چندر پال کا لڑکا۔ مسٹر گاندھی کا بڑا لڑکا ہیرالال گاندھی۔

آغا صفدر کی گرفتاری آغا صاحب سنیچر کے روز شام کے وقت سیالکوٹ میں گرفتار ہوگئے۔